المسلمین''تو یہود ونصاریٰ بھی تھے: ﴿ هو سماكم المسلمين من قبل وفي هذا ﴾[الحج:۷۸] جب یہود ونصاریٰ بھی ''جماعت المسلمین''، امت محمدیہ ساری ''مسلمین''، آپ بھی ''مسلمین'' بلکہ شیعہ تو ''مؤمنین''...... تو فرق کیا رہا؟ فقط ''جماعت المسلمین'' نام رکھنے سے کچھ نہیں بنتا، جب تک آپ کا تعلق اس جماعت حقہ سے نہ جڑ جائے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:'' لا تزال طائفة من أمتي ......'' اور'' ما أنا عليه و أصحابي '' آپ'' جماعت المسلمین'' کا نام اچھالتے ہیں، حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تھا:''ليأتين على الناس زمان لا يبقى من الاسلام إلا اسمه ولا يبقى من القرآن الا رسمه'' ایک زمانہ ایسا بھی آئے گا کہ اسلام کا صرف ''نام'' رہ جائے گا۔ (جاری ہے)

☆☆☆☆

# درخواست بنام: آزاد وخود مختار عالمی عدالت

| فریق اول | فریق ثانی |
| --- | --- |
| عوام اسلامی جمہوریہ پاکستان | حکومتِ ریاستہائے متحدہ امریکہ |

گزارش ہے کہ نائن الیون کے افسوسناک سانحے پر فریق ثانی نے غیر جانبدارنہ تحقیقات کے بغیر فوراً افغانستان کو ذمہ دار قرار دیا اور ہمارے ڈکٹیٹر کو دھمکی دے کر حملے کے لیے ہر ممکن تعاون حاصل کیا۔

جس کے نتیجے میں آئے روز کی دہشت گردی، ڈرون حملے، غدارانہ نظریات، نسل پرستی اور مذہبی انتہا پسندی سے ہمارے وطن کی سلامتی خطرے میں پڑ گئی۔ اب یہ ملک اقتصادی بدحالی، بے روزگاری اور عالمی دباؤ میں پس رہا ہے۔

اس جنگ نے **ملک** کو 35 ارب ڈالر کا **نقصان** دیا اور اس میں آئے روز اضافہ ہو رہا ہے۔ اب فریق ثانی ہمارے اہم ترین دفاعی رازگروی میں دینے کی شرط پر صرف 7.5 ارب ڈالر ''**امداد**'' کے نام پر قسط وار دینے پر آمادہ ہے۔

گزارش ہے کہ: {1} نائن الیون کی آزادنہ تحقیقات کر کے اصل مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔

{2} پاکستان کو تا حال نقصانات کا فوری ''**تاوان**'' دلایا جائے۔

{3} دہشت گردی میں ہلاک یا زخمی اور بے آسرا ہونے والوں کو **دیت** و ہرجانہ ادا کرایا جائے۔

{4} پاکستان کو امریکی سلامتی کے لیے قربانی کا بکرا بنانے سے روکنے کی **ڈگری** جاری کی جائے۔

عرضی گزاراں: 17 کروڑ پاکستانی عوام بذریعہ ابو محمد

نظامِ سیاست

# علامہ محمد اقبالؒ کا تصورِ جمہوریت

الیاس جہانگیر

مغربی مفکرین جمہوریت کی ابتدا کا سراغ قدیم یونان کی شہری ریاستوں کے نظام سے لگاتے ہیں۔ ان علاقوں میں جمہوریت کا بنیادی تصور پایا جاتا تھا، اگرچہ غلاموں اور غریبوں کو شہری حقوق حاصل نہیں تھے۔

جمہوریت کے جدید تصور کے بارے میں ابراہیم لنکن کا یہ مقولہ سند کی حیثیت رکھتا ہے کیونکہ یہ تعریف خاصی جامع ہے:

Government of the people, for the pepole, by the people.

''عوام کی حکومت، عوام کے لیے، عوام کے ذریعے''

علامہ اقبال نے مغربی جمہوری نظام اور اس کی کارکردگی پر شدید تنقید کی ہے۔ آپ اسلامی جمہوری نظام کے حامی تھے جس کا اہل مغرب نے حلیہ بگاڑ کر رکھ دیا ہے۔ جمہوریت کی چیدہ چیدہ خرابیوں کو اقبال نے کچھ اس طرح بیان کیا ہے:

## ا۔ ملوکیت کا چربہ:

علامہ اقبال کا نقطہ نظر ہے کہ مغربی جمہوری نظام کے طور طریقے، حربے اور حیلے سب وہی ہیں جو ملوکیت کے رہے ہیں اگر کوئی فرق ہے تو ملوکیت میں فرد واحد کو حاکم مطلق کی حیثیت حاصل ہوتی ہے، اور جمہوریت میں حکومت کا اختیار ایک گروہ کو حاصل ہوتا ہے۔ ملوکیت کی طرح اب بھی جبر و تشدد سے حکومت کے مخالفوں کو دبانے کی کوشش کی جاتی ہے، اب بھی عوام کو مختلف حیلوں اور بہانوں کے ذریعے دھوکہ دیا جاتا ہے تاکہ وہ اپنے حقوق کے لیے آواز بلند نہ کریں۔ اس لیے اقبال اس ریاکاری کے خلاف احتجاج کرتے ہوئے کہتے ہیں:

**ہے وہی سازِ کہن مغرب کا جمہوری نظام — جس کے پردوں میں نہیں غیر از نوائے قیصری**
**دیو استبداد جمہوری قبا میں پائے کوب — تو سمجھتا ہے یہ آزادی کی ہے نیلم پری**

نظم ''**ابلیس کی مجلس شوریٰ**'' میں یوں کہتے ہیں:

**مجلس ملت ہو یا پرویز کا دربار ہو — ہے وہ سلطانی، غیر کی کھیتی پہ ہو جس کی نظر**
**تو نے کیا دیکھا نہیں مغرب کا جمہوری نظام — چہرہ روشن، اندرون چنگیز سے تاریک تر**

## ۲۔ عدل و مساوات کا فقدان :

علامہ اقبال کا ایک اور بہت وزنی اعتراض یہ ہے کہ ارکان حکومت اپنی قابلیت اور اہلیت کی بنا پر منتخب نہیں ہوتے ۔ علامہؒ اقبال نے اس طرز حکومت کو بہت قریب سے دیکھا تھا۔ وہ خود پنجاب اسمبلی کے ممبر بنے ۔ یقیناً انہوں نے ذاتی طور پر اس امر کا مشاہدہ کیا ہوگا کہ امیدوار بننے سے خودی اور خودداری کو کس قدر ٹھیس پہنچتی ہے، کاسہ گدائی لے کر در در جانا پڑتا ہے اور کامیاب ہونے کے بعد اسمبلی میں سوائے شور مچانے، چیخ و پکار اور ڈیسک بجانے کے اور کچھ نہیں کرتے ۔ جو لوگ سرمایے کو پانی کی طرح بہا کر یہاں آتے ہیں وہ عوام کے ساتھ ہمدردی کی بنا پر نہیں آتے، بلکہ ان کے پیش نظر اپنے خرچ شدہ سرمایے کو بمع منافع پورا کرنا ہوتا ہے۔ اس حوالے سے ڈاکٹر یوسف خان لکھتے ہیں: ''اکثریت کا فیصلہ جو اخلاق کے خلاف ہو، محض اس لیے قابل قبول نہیں ہوسکتا کہ زیادہ تعداد اس کے موافق ہے۔ جمہوریت کا بڑا عیب جس کی طرف اقبال نے اشارہ کیا یہ ہے کہ وہ شمار کرنا تو جانتی ہے، لیکن وزن کرنا نہیں جانتی ۔ جس کے بغیر ہیئت اجتماعیہ میں عدل و انصاف قائم نہیں رہ سکتا۔

علامہ اقبال ''ضرب کلیم'' میں یوں گویا ہوا :

اس راز کو ایک مرد فرنگی نے کیا فاش　　ہر چند کہ دانا اسے کھولا نہیں کرتے
جمہوریت ایک طرز حکومت ہے کہ جس میں　　بندوں کو گنا کرتے ہیں تولا نہیں کرتے

علامہ اقبال اس طرز حکومت کے خلاف انتہائی سخت الفاظ استعمال کرتے دکھائی دیتے ہیں۔ ایک جگہ کہہ دیا ہے کہ دو سو گدھوں کے اکٹھے ہونے سے ایک انسان کی **فکر سلیم** تو پیدا نہیں ہوتی۔

متاع معنی بیگانہ از دوں فطرتاں جوئی　　زموراں شوخی طبع سلیمانی نمی آید
گریز از طرز جمہوری غلامے پختہ کارے شو　　کہ از مغز دو صد خر فکر انسانی نمی آید

علامہ اقبال کی خواہش تھی کہ سیاسی جمہوریت کی نئی توجیہ پیش کی جائے اور اس کو بامعنی بنایا جائے۔ تاکہ آزادی اور انصاف کے بنیادی اصول سے انسانی زندگی مستفید ہو سکے۔ اس لیے اقبال نے مغربی جمہوریت پر خوب تنقید کی کہ یہ مصنوعی جمہوریت انسانی تمدن کے لیے اعلیٰ قدریں تخلیق کرنے سے قاصر ہے۔

## ۳۔ جنگ زرگری :

علامہ اقبال نے مغربی جمہوری نظام کو جنگ زرگری سے تعبیر کیا ہے وہ ''خضرراہ'' میں کہتے ہیں :